بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴) — مقام محمود

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم - جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۱۳ امان ۱۳۴۸ ہش | ۱۳ مارچ ۶۹ء | نمبر ۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو مومن بننا چاہتا ہے اس کی پہلی منزل یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے

اسی کا نام تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے

"جب تک انسان متقی نہیں بنتا۔ یہ جام (شربتِ کافوری کا جام) اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہو گئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہو گا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا یا رات کو چوری کر لی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کر لی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور برائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہو جاتیں اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے۔ اسی کا نام تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں

— ربوہ ۱۲ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت گردہ کی انفیکشن اور کھانسی کے باعث عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۱۲ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

— ربوہ ۱۲ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی ٹانگوں میں درد اور بے چینی کی تکلیف کے باعث مسلسل ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

یومِ مسیح موعود

۲۳ مارچ ۶۹ء بروز اتوار منایا جائے

امسال یومِ مسیح موعود ۲۳ مارچ کو ہفتہ کے دن آ رہا ہے چونکہ ۲۳ مارچ رخصت کا دن ہے اور اتوار کو جلسے کرنے میں سہولت ہو گی۔ اس لئے نظارت اصلاح و ارشاد تمام جماعتوں کے لئے اعلان کرتی ہے۔ کہ وہ ۲۳ مارچ بروز اتوار یومِ مسیح موعود کے جلسے منعقد کریں۔ تمام امراء جماعت اور صدر صاحبان شایانِ شان جلسوں کا پروگرام بنائیں اور جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ امان ۱۳۴۸ ہش

اشتراکیت کا ردِ عمل

مارکسی اشتراکیت کی بنیاد سراسر مادیاتی نظریہ پر رکھی گئی ہے۔ موجودہ سائنسی طریق کار تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے۔ جہاں تک مادی علوم کا تعلق ہے اس میں بظاہر کوئی ہرج نہیں کہ زندگی کے بعد الطبیعاتی عوامل کو نظر انداز کیا جائے۔ انسان مادی حالات کو صرف مادی تجربات اور مشاہدات کے ذریعہ ہی متعین کر سکتا ہے۔ سائنس چونکہ صرف مادیاتی حالات کی ہی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ سائنسدانوں اور سائنسی فلسفیوں نے مذہبی عقائد کی دخل اندازی کو مادی علوم کے ارتقا میں ناجائز قرار دیا ہے اور اپنی تحقیقات کو مادیات تک محدود کیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ان علوم میں کوئی ترقی نہیں کی جا سکتی تھی۔ تاہم اس کے یہ معنے نہیں ہونے چاہئیں کہ مذہبی عقائد کو زندگی ہی سے خارج کر دیا جائے۔

مارکس اور اس کے رفیق اینجلز نے اس خیال سے کہ مذہب مادی تحقیقات میں حائل ہو سکتا ہے۔ سرے سے وجود باری تعالےٰ کے عقیدہ ہی کو انسانی ترقی کے راستہ میں حائل قرار دیا ہے اور اشتراکیت کے نظریہ کی بنیاد الحاد پر رکھی ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اوّل یہ کہ مذہب ذاتی ملکیت کو جائز قرار دیتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مذہب انسانوں کو قناعت کی تلقین کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اشتراکی سمجھتے ہیں۔ کہ مذہب سرمایہ داری کا مددگار ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس وجہ سے اشتراکی لیڈروں نے مذہب کو ایسی افیون قرار دیا جو انسان کی مادی ترقی کے راستہ میں بڑی روک ہے۔ اس لئے انہوں نے سمجھا کہ نہ رہے بانس نہ بجے گی بانسری مذہب ہی سے انکار کر دیا۔ اس یکطرفہ فکر کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حقیقی انسانی زندگی اور اس کی تابندگی میں جو اشتراکیت چاہتی ہے۔ ایک تصادم رونما ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انکار مذہب میں اشتراکیت منفرد نہیں ہے بلکہ مغربی تہذیب کی تمام تر بنیاد ہی مادہ پرستی پر ہے۔ کیونکہ تجرباتی اور مشاہداتی علوم نے ان لوگوں کو مادہ پرستی کی طرف مائل کر دیا ہے۔ اور مذہب کا تصور اور اثر کمزور ہوتا چلا گیا ہے۔

آخر تجربہ اور مشاہدہ ہی نے ان لوگوں پر بھی واضح کر دیا ہے کہ نری سائنسی علوم میں ترقی سے انسانی زندگی کے تمام مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ مادیت پرستی نے اخلاقی اقدار کی جڑیں اکھاڑ کر رکھ دی ہیں اور ایسی برائیاں معاشرہ میں سر اٹھا رہی ہیں جن سے زندگی خطرناک حد تک تلخ ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس کا ردِ عمل مذہب کے از سر نو احیاء کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ چونکہ اشتراکیت نے الحاد کو بطور ایک نظریہ حیات کے اختیار کیا ہے۔ اس لئے اشتراکی ممالک میں اس کا ردِ عمل نمایاں طور سے عیاں ہو رہا ہے۔ ذیل میں ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ "ایک جائزہ" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

"پچھلے دنوں جب مشرقی روس کی ریاستوں میں دریائے والگا سے لے کر بحیرہ اسود تک کی ریاستوں کے بارے میں یہ جائزہ موصول ہوا کہ وہاں کی تیرہ ریاستوں میں سے گیارہ میں اسلام ایک قوت کی حیثیت سے ابھر رہا ہے۔ تو ہمیں اس پر تعجب نہیں ہوا۔ البتہ ان لوگوں کو ضرور کچھ حیرت ہوئی جو مذہب کو بھی سیاسی نظریوں کی طرح کوئی چیز

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے بری عادت بڑھا ہوا بخل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِیْ رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ

(مسند احمد)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بری عادتوں میں سے سب سے بری عادت حد سے بڑھا ہوا بخل اور رسوا کر دینے والی بزدلی ہے

سمجھتے ہیں۔ جسے اگر ریاست اور اقتدار کی سرپرستی حاصل نہ ہو تو ان کی شاخیں مرجھا جاتی ہیں

اب ایک تازہ جائزہ اسی سلسلہ میں پولینڈ اور یوگوسلاویہ کا بھی موصول ہوا ہے۔ یوگوسلاویہ کے باشندوں سے دریافت کیا گیا کہ وہ خدا پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ۲۹ فیصدی نے بالاعلان اور پوری جرأت سے کہا کہ وہ خدا پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ دس فیصدی نے کہا کہ وہ اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ البتہ ۵۱ فیصدی نے پولنگ کے خانے میں مذہب سے انکار لکھوایا۔

ان اعداد و شمار کو دیہاتوں اور شہروں میں تقسیم کیا گیا تو پتہ چلا کہ شہروں میں خدا پرستوں کی تعداد ۲۹ فیصد مگر دیہاتوں میں یہ تعداد ۵۰ فیصدی ہے۔ دیہاتی عورتوں میں یہ تناسب بڑھ کر ۸۰ فیصدی تک جا پہنچا ہے۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ان خدا پرست باشندوں میں بوڑھے اور ادھیڑ عمر کے لوگ ہی شامل نہیں ہیں۔ بلکہ ۲۵ سال سے کم عمر کے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کمیونسٹ حکومت ہی کے دور میں آنکھیں کھولی ہیں بتایا گیا ہے کہ نوجوانوں میں خدا پرستی کا دعوےٰ کرنے والوں کی تعداد ۲۷ فیصد ہے۔

پولینڈ کا حال اس سے بھی اچھا ہے۔ کیونکہ وہاں تقریباً ۸۰ فیصدی باشندوں نے اپنی خدا پرستی کا اعلان کیا ہے۔" (دعوت دہلی)

قطعہ

یہ تو نہیں کہ آپ میں حبِ وطن نہیں
حبِ وطن بھی فن ہے مگر مکر و فن نہیں
بازیچۂ اطفال نہیں کھیل وفا کا
حبِ وطن بھی دین ہے تخمین و ظن نہیں

تنویر

احمدیت ـــــ یعنی ـــــ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۷)

مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہے

دسویں بات جو احمدیت نے پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہے اور اسلام ایک فطری مذہب ہے اور ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے صحیح فطرت پر پیدا کیا ہے۔ اور جو مذہب انسان کی فطرت کے مطابق ہو اُسے قبول کرنے کے لئے کسی غیر اخلاقی طریق کو اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن بدقسمتی سے اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بعض اصحاب غیر مسلموں سے بدسلوکی جائز سمجھتے قتل مرتد کو ضروری قرار دیتے۔ امن پسند غیر مسلم شہری سے لڑنے کو ثواب سمجھتے جو مسلمان کو غلام نہ بنائے اُسے بھی غلام بنانا جائز گردانتے۔ جو اختلاف رکھتا ہو اسے تنگ کرنا اور اذیت دینا موجب ثواب خیال کرتے اور دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی تحقیر نیکی جانتے۔

احمدیت نے آکر اس اصول کی تلقین کی کہ مذہب کی اصل غرض مکارمِ اخلاق کا حصول ہے اور اسلام اور قرآن کریم اور اسوہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس اصول کا استنباط کیا کہ مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہے اور اخلاق کی پابندی ضروری ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی کسی مخلوق سے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو برائی نہ کرو۔ دین کے معاملہ میں جبر نہ کرو۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا کوئی واقعہ کسی مؤرخ نے نہیں لکھا جس کی رو سے کسی شخص پر دینِ اسلام قبول کرنے کے لئے جبر کیا گیا ہو نہ آپؐ کی کسی ایسی لڑائی کا تاریخ میں ذکر ہے جو کسی قوم سے دینِ اسلام منوانے کے لئے کی گئی ہو۔ قرآن۔ حدیث اور تاریخ قطعی طور پر ثابت کرتی ہیں کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کو تہ تیغ کرنے یا ان کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے تلوار نہیں اُٹھائی تھی بلکہ کفار کے مظالم اور خونی کارروائیوں سے تنگ آکر محض دفاع کے طور پر اٹھائی احمدیت نے اسلام اور حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عملی طریق کے پیشِ نظر جہاد کے خلافِ قرآن خلافِ اسوۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور خلافِ حدیث مفہوم کی جو اسلام کی انتہائی بدنامی کا باعث بن رہا تھا پُرزور تصحیح فرمائی اور بتایا کہ جہاد کا یہ مطلب ہے کہ جب دشمن اسلام کے مٹانے کے لئے حملہ کرے تو اس کے حملہ کا ضرور جواب دو۔ اگر دشمن تمہارے آدمیوں کو جنگ میں پکڑ کر غلام بناتا ہو تو تم بھی اس کے آدمیوں کو جنگ میں پکڑ کر غلام بنانے کے حقدار ہو لیکن بغیر جنگ کے وہ غلام بناتا ہو تو تم اس کی نقل نہ کرو۔ اختلافِ مذہب یا عقیدہ پر چڑنا درست نہیں کیونکہ حریت انسان کا پیدائشی حق ہے۔ سمجھانا اور تبلیغ کرنا تمہارا کام ہے، لڑنا اور فساد کرنا تمہارا کام نہیں۔

اسی طرح بتایا کہ غیر قوموں کے بزرگوں کو گالیاں دینا تمہارا کام نہیں تمہارا فرض ہے کہ ان کا ادب و احترام کرو چنانچہ قرآن کریم میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات موجود ہیں جن کی بناء پر احمدیت نے اس حقیقت کو پُرزور رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔ (سورہ بقرہ)

دین میں کوئی جبر نہیں (تمہارے خلاف ہی کوئی شخص عقیدہ رکھنا چاہے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ ہدایت اور گمراہی کے درمیان امتیازی حدود قائم ہو چکی ہیں۔

پھر فرمایا:-

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ (سورہ الحج)

جن کے ساتھ لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کہ وہ لڑیں۔ دوسرے جن کے ساتھ لڑائی نہیں کی جاتی ان کو اجازت نہیں۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ۔ (البقرہ)

پھر فرمایا:-

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ (انفال ع ۹/۵)

بغیر خطرناک جنگ کے غلام بنانا جائز نہیں جنگ ہو اور سخت جنگ ہو اسکے بعد غلام بنانا جائز ہے ورنہ ناجائز۔

پھر فرمایا:-

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ (آل عمران ۱۳/۱۰)

جن لوگوں کو یہ خدا کے سوا معبود بناتے ہیں وہ خواہ ان کو خدا بنائیں تب بھی تم ان کو گالیاں مت دو ورنہ وہ تمہارے خدا کو بُرا بھلا کہنے لگ جائیں گے۔

یہ اصول ہیں جو قرآن کریم سے احمدیت نے دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں جو انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ بعض لوگوں کو احمدیت کے اس طریق کار سے یہ غلطی لگ جاتی ہے کہ گویا احمدیت جہاد کی قائل نہیں حالانکہ احمدیت جہاد کی صرف قائل ہی نہیں بلکہ اسلام کی ترقی اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے زبردست جہاد کر رہی ہے۔ ہاں تلوار سے اشاعتِ دین کرنے کو جہاد نہیں سمجھتی اور نہ یہ کہتی ہے کہ کافروں کو قتل کیا جاوے اور دین کے مخالفوں کا گلا کاٹا جاوے۔ اس کے لئے اسلام نے خصوصی حالات اور کوائف کا ہونا ضروری قرار دیا ہے ورنہ اصل جہاد نفس کا جہاد ہے اور تبلیغ کا جہاد ہے۔ جو ہر وقت کیا جا رہا ہے اور کیا جائے گا۔ تلوار کا جہاد صرف اس وقت جائز بلکہ ضروری ہوتا ہے۔ جب کوئی قوم اسلام کو اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے لئے تلوار اُٹھائے۔ اس صورت میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ امامِ وقت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اسلام سے اس خطرہ کو دُور کرے اور تلوار کا جواب تلوار سے دے مگر یونہی غازی نام رکھ کر کفار کو مارتے پھرنا یا لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے تلوار اٹھانا اسلام کی تعلیم اور اسلام کی رُوح اور اسلام کی غرض و غایت کے سراسر منافی ہے۔ اگر مسلمان اختلاف رائے اور اختلافِ مذہب کی بنا پر دوسروں کو قتل کرنا روا رکھیں گے تو دوسرے مذہب کے لوگوں کو بھی یہی حق عقل طور پر دینا ہوگا جو اپنی اکثریت یا اپنی حکومت کے بل بوتے پر جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہ زبردستی تلوار کے زور سے اپنے علاقہ کے مسلمانوں کے مذہب کو بدل دیں۔ لیکن اسلام کا فلسفۂ اخلاق اس قسم کے اصولوں کو تسلیم نہیں کرتا اور آزادیٔ ضمیر کا حق ہر شخص اور ہر قوم کے افراد کو دیتا ہے وہ اپنی خوشی اور پسند سے جس دین کو چاہیں قبول کریں تا حقیقی خلوص اور قربانی کی روح ان میں پیدا ہو۔ اسی فلسفۂ اخلاق کو حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں اپنایا آپؐ دین کی خاطر خود مار کھاتے تھے۔ ظلم برداشت کرتے تھے۔ گالیاں سُنتے تھے اور انتہائی دردناک قسم کی اذیتیں آپؐ سہتے تھے مگر دوسروں کو دین کی وجہ سے اذیت نہیں دی۔ تاریخ شہادت ہے۔ ابوجہل نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مارا۔ یہی آپ کی مظلومیت حضرت حمزہؓ کی ہدایت کا موجب بن گئی۔ مظلومیت خود اپنے اندر طاقت رکھتی ہے۔ انجام کار ظالم کے خلاف زبردست احتجاج اور پروٹسٹ سعید روحوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

احمدیت کے ذریعے اسلام کا روحانی غلبہ

دسویں بات احمدیت نے ایک بہت اہم اور بہت ضروری بات یہ پیش کی کہ اسلام کا روحانی غلبہ تمام دنیا میں ہوگا اور یہ بات اس وقت کہی کہ جب عالمِ اسلام مایوسی کا شکار ہو چکا تھا اور اسلام پر مختلف مذاہب تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ یہ ایک ایسی تمام حکومتی اور مادی ذرائع کے زور سے

اسلام کو مٹانے کے درپے تھی۔ دوسری طرف مغربی علوم اور فلسفۂ جدیدہ نے مسلمان عالم کو تہس نہس کر رکھا تھا اور نظم و نثر میں یہ اعتراف کیا جا رہا تھا کہ اب اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے۔ اسلام کی ایسی ہی حالت کا مشاہدہ کرتے ہوئے مولانا حالی نے لکھا ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

عیسائیوں کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ قریہ قریہ اور بستی بستی پادری اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اعتراضات اور نکتہ چینیاں کر رہے تھے اور اپنی تقریروں میں فخریہ انداز میں کہہ رہے تھے کہ وہ دن قریب ہیں کہ جب مسلمانوں کے مرکز خانہ کعبہ میں صلیب کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ امریکہ کے ایک مشہور پادری نے اپنے لیکچروں میں ۱۸۹۷ء میں یہ کہا:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار ایک طرف لبنان پر ضوافگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور بالشفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگ مگ جگ مگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ۔ دمشق تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی۔"

اس کے ساتھ ساتھ مغربی علوم میں مادی فلسفہ اور دہریت کی تعلیم نے اسلامی دنیا پر بہت بڑا اثر ڈالا جسے یورپین عیسائیوں نے عالمِ اسلام میں رواج دے کر مسلمانوں کو ان کے مذہب سے متنفر کر دیا۔ لکھے پڑھے طبقہ میں اسلامی احکام کا استخفاف ہونے لگا اور نئے تعلیم یافتہ اس فلسفہ سے مرعوب ہو گئے۔ سر سید احمد خان مرحوم جنہوں نے بلاشک و شبہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے قابلِ قدر خدمات انجام دیں مذہبی معاملہ میں وہ بھی مرعوب ہونے سے نہ بچ سکے۔ اور اسلام کو موڑ توڑ کر مغربیت کے سامنے جھکا دیا۔ مولانا شبلی مرحوم نے جو سر سید کے مداحوں میں سے تھے سر سید کی اس کمزوری کی نشان دہی کرتے ہوئے اپنی کتاب "الکلام" میں لکھا:۔

"سر سید کا علمِ کلام دو قسم کا ہے یا تو وہ فرسودہ اور دور از کار مسائل اور دلائل ہیں جو متاخرین اشاعرہ نے ایجاد کئے تھے یا یہ کہا ہے کہ یورپ کے ہر قسم کے معتقدات اور خیالات کو حق کا معیار قرار دیا اور پھر قرآن و حدیث کو زبردستی کھینچ تان کر ان سے ملا دیا ہے۔"

یہ المناک سانحہ سب کے سامنے ہے کہ بڑے بڑے مسلمان نہ صرف مرعوب ہو چکے تھے بلکہ خاندانوں کے خاندان اسلام کو خیرباد کہہ رہے تھے۔ ایسے حالات میں احمدیت نے دنیا کے سامنے یہ بات پیش کی کہ اسلام ساری دنیا میں روحانی طور پر غالب آجائے گا۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۹ء میں ان مسلمانوں کو جو اسلام کی ترقی سے مایوس اور اسے چند دن کا مہمان خیال کرتے تھے فرمایا:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۷)

صلیبی مذہب کے فتنۂ عظیم کے متعلق جس کے باعث مسلمانوں کے دل بیٹھ رہے تھے حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اور یاد رکھو کہ وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب کو توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کو کچلنے کے لئے دئے گئے تھے ..... اور وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔" (فتح اسلام)

اور وہ مسلمان لیڈر جو یورپ کے فلسفہ اور علوم جدیدہ سے سخت خوفزدہ تھے اور علماء یورپ کی قرآن مجید پر سخت تنقید اور اعتراضات سے مرعوب تھے وہ اسلامی عقائد اور قرآن مجید کی دور از کار تاویلیں کر کے انہیں ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ گویا ان میں اور فلسفۂ مغرب میں کوئی مخالفت نہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زوردار حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھے علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں نہ بچائے گا بلکہ حال کے علومِ مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

(باقی)

"یادِ محمود"

جیسا کہ جماعت کو علم ہے گزشتہ جلسہ سالانہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کتاب "یادِ محمود" کا دوسرا دیدہ زیب ایڈیشن شائع کیا ہے۔ یہ ان نظموں کا مجموعہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر شعراء نے کہی تھیں اور مقبولِ خاص و عام ہوئی تھیں۔

مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنے ایک خط میں اس کے متعلق مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا ہے:۔

"یادِ محمود" کے حسین و دل آویز نسخے ملے ؎

تجھ کو اس لطف کی اللہ جزا دے ساقی!
اس سے بڑھ کر تجھے توفیق خدا دے ساقی! آمین

نقشِ ثانی کی صوری و معنوی اہمیت و افادیت بہرحال نقشِ اوّل سے بہتر ہے۔ اور یہ کوشش تو دراصل اس دور کی طباعتی گنجائشوں کی روشنی میں ہماری محدود استطاعت تک ہے مستقبل تو ان منظوم آہوں کو آبِ زر سے لکھتا نہیں تھکے گا اور جانے کیسی کیسی ہشت رنگ جدوں کے ملبوس انہیں پہنائے گا کیونکہ نگاہوں سے اوجھل ہو جانے والے کا نام اور کام دونوں ہی ایسے محمود اور پائیدار ہیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی آب و تاب ان کی قدر و قیمت اور افادیت و اہمیت اور نمایاں اور نمایاں ہوتی چلی جائے گی۔ جانے میرا دل اس خریطۂ دل آویز کو دیکھ کر یہ کیوں لکھ دینا چاہتا ہے کہ جہاں تک ان منظوم یادوں کے تحفظ کا تعلق ہے بہنیں بھائیوں سے بلاشبہ سبقت لے گئی ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ۔"

یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے سوا دو روپیہ فی نسخہ کے حساب سے منگوائی جا سکتی ہے۔

سکرٹری اشاعت
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

میرے بھائی محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ
سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور

محترم بھائی صاحب کے ساتھ اس عاجز کے تعلقات ۱۹۱۷ء سے شروع ہوئے جب ہم دونوں کالج کی تعلیم کے لئے لاہور گئے اور احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہوئے میں شملہ سے گیا تھا اور بھائی صاحب قادیان میں تعلیم حاصل کر کے آئے تھے اور وہاں کے رنگ سے رنگین تھے۔ اس نوعمری میں دین کے ساتھ بہت محبت۔ نمازوں کی پوری پابندی۔ قرآن کریم کا ذوق۔ حدیث سے واقفیت۔ طبیعت میں سنجیدگی۔ سینما بینی وغیرہ لغویات سے کلی پرہیز۔ لباس میں سادگی سب قادیان کی تربیت کا نتیجہ تھیں۔ اس وقت احمدیہ ہوسٹل میں خالص دینی روح رکھنے والوں کی اکثریت تھی۔ اور وہ بیشتر قادیان سے تعلیم پاکر آئے تھے نوجوانوں کا ایک ایسا روحانی ماحول لاہور میں کسی اور جگہ میسر نہ تھا اس ماحول میں ایک خاص لطف تھا۔ ہر وقت علمی اور دینی باتوں کا مشغلہ رہتا۔ باہر کی دنیا سے ایک اجنبیت محسوس ہوتی۔ سب کے آپس میں بھائیوں والے تعلقات تھے۔ ایک دوسرے کو بھائی کے لفظ سے ہی پکارتے سوائے برادر محترم ملک غلام فرید صاحب کے کہ انہیں بزرگی کی وجہ سے باباجی کہتے۔ ہمارے سپرنٹنڈنٹ برادر محترم چوہدری محمد حسین صاحب تھے جو ساتھ ہی تعلیم بھی پا رہے تھے انہیں بھی ہم بھائی صاحب ہی کہتے۔ چند سال ہوئے انہوں نے الفضل میں ایک مضمون بھی دیا تھا، جس میں اس وقت کے ہوسٹل میں رہنے والوں کا نام بنام ذکر فرمایا ہے میرا بھی دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت توفیق دے تو ان سب کے متعلق کچھ لکھوں۔ ان میں سے اکثر احمدیت کے سچے خادم ثابت ہوئے۔ محترم بھائی عطاء اللہ صاحب بھی انہیں میں سے ایک تھے

محترم بھائی صاحب نے بڑی نکھری اور فلسفیانہ طبیعت پائی تھی۔ بڑے ذہین اور حساس تھے۔ بڑے وفا شعار دوستوں کے لئے کسی قربانی سے گریز نہ کرنے والے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے میرے ان کے ساتھ تعلقات زیادہ ہوتے گئے۔ بھائی صاحب نے ان تعلقات کو آخر دم تک خوب نبھایا۔

ہمارے تیسرے ساتھی برادر محترم شیخ یوسف علی صاحب مرحوم تھے جن کے ساتھ بھائی صاحب کے قادیان سے تعلقات چلے آرہے تھے۔ شیخ صاحب نہایت نیک اور سادہ طبیعت اور فرشتہ سیرت انسان تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی اور دس پندرہ سال تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سکرٹری رہنے کی سعادت حاصل کر کے ۱۹۴۱ء کے قریب فوت ہو گئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں فرمائے۔

اس عاجز نے بھی کالج کے زمانہ میں ہی اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تھی لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ میں پڑھائی جاری رکھوں اور وکالت پاس کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں گورداسپور میں پریکٹس کر کے سلسلہ کی خدمت کروں۔ چنانچہ میں نے ۲ جنوری ۱۹۲۶ء کو وہاں وکالت کا کام شروع کیا بھائی صاحب مرحوم بعض وجوہ سے جلد وکالت پاس نہ کر سکے اور غالباً ۱۹۲۹ء میں وکالت پاس کرنے کے بعد نواں شہر جالندھر میں پریکٹس شروع کی وہاں بھی اور شہروں کی طرح ہندو وکلاء کی کثرت تھی لیکن بھائی صاحب کی ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے سب آپ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور کئی ہندو آپ کی وجہ سے اسلام کے مداح ہو گئے ان میں سے ایک پنڈت پرمانند صاحب ایڈووکیٹ بھی تھے جو بھائی صاحب کے ساتھ وہاں سے آجانے کے بعد بھی تعلق رکھتے رہے۔ بھائی صاحب کو ذوق سخن حاصل تھا اور اردو اور فارسی میں اشعار بھی کہتے تھے اگرچہ غالباً کبھی شائع نہیں کروائے۔ نواں شہر میں بھی اس ذوق سخن کا اظہار تبلیغ کے ساتھ ساتھ ہوتا رہتا۔ جس سے سب متاثر ہوتے۔ حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر آپ اردگرد کی جماعتوں کے لئے تقویت کا موجب ہوئے۔ دوستوں کی آپ کے پاس خوب آمد و رفت رہتی۔ مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ کبھی کسی کو چائے یا کھانے کے بغیر واپس نہ جانے دیتے۔

کچھ سالوں کے بعد غالباً ۱۹۳۵-۳۶ء میں آپ امرتسر میں کورٹ انسپکٹر مقرر ہو گئے۔ اور پھر فیصل آباد وہاں بھی آپ نہایت عمدہ اور علمی تقاریر اور خطبات کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ پاکستان بننے تک وہیں رہے اور پھر راولپنڈی میں مقیم ہوئے۔ وہاں آپ نے سالہا سال امیر جماعت کے طور پر دینی خدمات سرانجام دیں یہاں تک کہ آپ ۱۹۶۲ء یا ۱۹۶۳ء میں علاج کی غرض سے انگلستان اور وہاں سے اپنے بیٹوں کے پاس کینیڈا تشریف لے گئے اور پھر آخر عمر تک وہیں رہے۔

راولپنڈی میں قیام کے دوران آپ نے تین چار سال جلسہ سالانہ میں نہایت علمی اور پرمغز اور ٹھوس تقاریر فرمائیں ان میں سے دو "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات" اور "حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادات" جو آپ نے علی الترتیب ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۹ء میں کیں۔ خاص طور پر مقبول ہوئیں۔

آپ کا انداز بیان اچھوتا اور بہت مؤثر تھا۔ ہمیشہ نئے نکات بیان فرماتے۔ آپ بڑے باہمت انسان تھے ناموافق حالات میں تعلیم پائی۔ اور کبھی ہمت نہ ہاری اور بفضلہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ترقی کی۔ آپ کے بچوں نے بھی اچھی تعلیم حاصل کی اور خدا کے فضل سے اچھے عہدوں پر ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے عزیز مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب امریکہ کے ایک ہسپتال میں بڑے ڈاکٹر ہیں باقی بچے کینیڈا میں ہیں۔ جن میں عزیز محمد عباس انجینئر ہیں۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی وہیں مقیم ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔

بھائی صاحب ۲ جنوری کو اپنے بچوں کے پاس ہی فوت ہوئے۔ آپ کی بیماری کے حالات عزیز مکرم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب نے الفضل میں بھیجے ہیں آپ کی خواہش کے مطابق عزیزان نے آپ کا جنازہ ربوہ بھیجا۔ جہاں از راہ کرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷ فروری کو بروز جمعہ بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ دیار غیر میں آپ کی وفات میرے لئے خاص طور پر بہت صدمہ کا موجب ہوئی۔ لیکن ہم اپنے پیارے رب کے فرمانے کے مطابق یہی کہتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں کرے اور آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ محترمہ ناجدہ بیگم صاحبہ بیوہ بابو کرامت اللہ صاحب مرحوم نے مورخہ ۱۲/۲/۶۹ کو برائے ہبہ نامہ بموجودگی معتبر گواہان اپنا مکان ۲۱/۱۲ واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نیز اپنی ہمہ قسم جائیداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دی ہے۔ اور اس پر اپنی وارث ہمشیرہ و فضلاں کے دستخط بطور رضامندی اس کروا دئے ہیں۔ اس ہبہ نامہ پر مکرم نعیم احمد صاحب عابد ولد چوہدری محمد اسلم صاحب و محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالقیوم صاحب کے بطور گواہ دستخط ثبت ہیں۔ جس کی تصدیق مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے کی ہوئی ہے۔

لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ مکان اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام منتقل کر دیا جائے اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۵ محمود پور ضلع ساہیوال نے مندرجہ ذیل احباب کی اطلاع دی ہے کہ انہوں نے سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

۱۔ چوہدری کرنل عطاء اللہ صاحب باجوہ	۲۰۰۰ —
۲۔ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب "	۱۰۰۰ —
۳۔ " محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ "	۱۵۰ —
۴۔ " چوہدری اسد اللہ خان صاحب	۵۰ —
۵۔ " چوہدری حمید اللہ صاحب	۳۰ —
۶۔ " محترمہ امۃ الملک صاحبہ دختر رزل عطاء اللہ صاحب	۳۰ —
۷۔ " مسز نذیر احمد صاحب	۳۰ —
۸۔ " چوہدری ذکی اللہ صاحب	۱۰ —
۹۔ " میاں غلام قادر صاحب	۱۰ —

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

مکرم عبد المتین صاحب رحیم یار خان	۱۴ —
" قریشی عبد الرحمان صاحب سکھر	۱۰ —
" مرزا عبد الرحمان صاحب کراچی	۱۲۵ —
" بیگم صاحبہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی	۲۵ —
" عبد الستار صاحب	۲ —
" دلبار الحق صاحب کوئٹہ	۲۵ —
" نذیر احمد صاحب سکندر آباد	۳ —
" نذیر احمد صاحب بہاء الدین	۲ —
" محمد یوسف صاحب سیالکوٹ	۱۰ —
" یعقوب علی صاحب لکھنؤ کے حجہ	۳ — ۵۰
" عبد المغنی صاحب راولپنڈی	۱۵ — ۷۵
" غلام سرور صاحب چنگا بنگیال "	۸ —
" چوہدری نور احمد صاحب پنڈی	۳ —
" ایس اے رشید صاحب "	۱۰ —
" فضل عمر صاحب سب پوسٹ ماسٹر مری	۲ —
" عبد العزیز صاحب نسہرہ	۲ —
" عبد الرحمان صاحب کیمبل پور	۵ —
" منور احمد صاحب پشاور	۱۰ —
" محمد اسماعیل صاحب بنوں	۲۵ —

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

دار الضیافت کے زیر انتظام عید الاضحیہ پر قربانی

امسال عید الاضحیہ پر دار الضیافت کے زیر انتظام قربانی کے لئے مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے رقوم موصول ہوئی تھیں۔

۱۔ مکرم شریف احمد صاحب انجینئر دار البرکات ربوہ	۶۰ — روپے
۲۔ مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور	۶۰ — "
۳۔ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۳۰ — "
۴۔ مکرمہ خیر النساء صاحبہ بذریعہ مکرم مبارک احمد خان صاحب گوجرانوالہ	۵۰ — "
۵۔ مکرم منظور الحسن صاحب ایم اے لائلپور	۵۰ — "
۶۔ " بابو بشیر احمد صاحب معرفت عزیز کیشن شاپ لائلپور	۶۰ — "

تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط کرنیکے ذرائع

مخلصین جماعت جانتے ہیں کہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا مقدس کام مصارف کثیر کا محتاج ہے۔ اس لئے جب تک جماعت کا ہر طبقہ بلکہ جماعت کا ہر فرد تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے متفکر اور کوشاں نہیں رہتا۔ اس وقت تک ہم تکمیل اشاعت کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

مقام مسرت ہے کہ جماعت کے دوکاندار حضرات میں تحریک جدید کے مالی جہاد کو تقویت دینے کے لئے ایک نئی رو چلی ہے۔ وہ یہ کہ بعض حضرات نے اپنے ذاتی چندہ تحریک جدید کے علاوہ اپنی دکان یا فرم کی طرف سے بھی چندہ دینا شروع کیا ہے۔

اس کار خیر کی ابتداء اگرچہ ابھی بڑی محدود ہے۔ مگر امید ہے کہ ان چند نیک مثالوں ہی سے انشاء اللہ مزید ہزاروں مثالیں پیدا ہوں گی۔ اور "قطرہ قطرہ مے شود دریا" کے مطابق انشاء اللہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوگی۔ وہ چند مثالیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ دی سائیکل موٹر نیلہ گنبد لاہور	۳۰ —
۲۔ گوریجا آئرن سٹور لنڈا بازار "	۲۰ —
۳۔ میسرز مظفر اینڈ سنز مغلپورہ "	۱۰ —
۴۔ میسرز حبیب برادرز مغل پورہ "	۵۰ —
۵۔ میسرز مبارک برادرز " "	۱۰ —
۶۔ میسرز بلال سنز مغلپورہ "	۱۰ —
۷۔ میسرز طارق اینڈ کمپنی مغلپورہ "	۱۰ —
۸۔ رحمان پنساری سٹور گوجر خان ضلع راولپنڈی	۱۰ —
۹۔ طارق وسیم کراکری دار الرحمت شرقی ربوہ	۱۰ —
۱۰۔ بشیر اینڈ سنز ٹیوب ویل اینڈ ہیڈ پمپ بورنگ سروس دار النصر غربی	۲۰ —
۱۱۔ سید کریانہ سٹور۔ رحمت بازار ربوہ	۱۰ —

قارئین کرام سے ان سب دکانوں اور فرموں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ شیخ محمد انور کو لقوہ کی شکایت ہو گئی ہے۔ عزیز محمد بشیر۔ محمد ارشاد کو بخار اور نزلہ کی شکایت ہے۔ خاکسار کو بعض کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شیخ محمد منیر احمدی طالب دیا پور (ملتان)

۲۔ میری ہمشیرہ قدسیہ کو چند دنوں سے دل کی تکلیف ہے۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (وسیم احمد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۳۔ میری والدہ صاحبہ چند دنوں سے سخت بیمار ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی مکمل اور جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نصر اللہ فرسٹ ایر دار البرکات ربوہ)

۴۔ خاکسار کو سخت پریشانی کا سامنا ہے۔ صحت بھی نیک نہیں رہتی۔ احباب میرے لئے دعا فرما کر عبد اللہ ماجد رہوں۔

محمد عبد اللہ باجوہ عفی عنہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ

۲ ان تمام احباب کی طرف سے عید پر قربانی کے جانور ذبح کر دیئے گئے تھے جملہ احباب جماعت دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر دار الضیافت ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گول میز کانفرنس میں جمہوری مجلس عمل کی سیاسی تجاویز

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ حزب اختلاف کے رہنماؤں نے کل صوبائی خود مختاری کی بنیاد پر اسمبلیوں کے انتخابات کا مطالبہ صدر ایوب کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں جو دو گھنٹے تک جاری رہا ملک کے سیاسی اقتصادی بحران طلباء اور مزدوروں کے مسائل اور آئینی امور پر حزب اختلاف کے سات رہنماؤں کے خیالات بڑے تحمل کے ساتھ سنے گئے۔ اور صرف اس وقت ایک تقریر میں مداخلت ہوئی جب شیخ مجیب الرحمٰن نے کرنسی۔ غیر ملکی امداد اور قیادت کے معاملات بھی صوبائی حکومتوں کی تحویل میں دینے کا ذکر کیا۔ صدر ایوب نے ان اقدامات کی موجودگی میں ملک کے مجموعی مفادات اور سالمیت کے درمیان تعلق کی وضاحت طلب کی۔

صدر ایوب آج صبح کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں ان تمام مسائل پر اپنے موقف کی وضاحت کریں گے۔ اور صدر کی تقریر کے بعد ہی یہ معلوم ہو سکے گا کہ کانفرنس کی کامیابی کے کس قدر امکانات ہیں۔

امریکی مرکز اطلاعات پر مشتعل طلباء کا حملہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ کل طلباء کے ایک مشتعل ہجوم نے بنک سکوائر شاہراہ قائداعظم میں امریکی دفتر اطلاعات پر حملہ کر دیا۔ اور مرکز کے دروازہ اور عمارت کے باہر کھڑی قونصل کی ایک کار کو نذر آتش کر دیا۔ طلباء نے ایک جلوس کی صورت میں جو اولڈ ایونیو کے کیمپس سے پونے گیارہ بجے صبح نکلا تھا محکمہ ڈاک کے ملازمین کے مطالبات کے حق میں مظاہرہ کیا تھا۔ طلباء جب جنرل پوسٹ آفس سے افسروں کی اس یقین دہانی پر منتشر ہوئے کہ محکمہ ڈاک کے ملازمین کے مطالبات جلد تسلیم ہو جائیں گے تو وہ وہاں سے بنک سکوائر میں داخل ہو گئے امریکی دفتر اطلاعات کا چوکیدار نصیر محمد موقعہ پر موجود تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر طلباء کو روکنے کی کوشش کی تو طلباء نے اسے زدوکوب کر کے بھگا دیا۔ اس کے بعد مشتعل طلباء نے مرکز کی دیوار کے ساتھ نصب شدہ ٹیلی فون کے تار توڑ دیئے دروازے کو آگ لگا دی۔ اور باہر کھڑی ایک وین نمبر ۴۶-۶۴-ر کو بھی نذر آتش کر دیا اور اس کے بعد منتشر ہو گئے۔

تشدد اور خانہ جنگی کی تبلیغ نہ کی جائے

لاہور ۱۱ مارچ۔ پاکستان تحریک جمہوریت کے رہنما مسٹر حمزہ ایم پی اے نے مولانا بھاشانی سے اپیل کی ہے کہ وہ تشدد یا خانہ جنگی کی تبلیغ نہ کریں۔ اس لئے کہ اس سے دلائل کے لئے راہ بند ہو جائے گی۔ یہ بات انہوں نے ایک اخباری بیان میں کہی ہے۔ مسٹر حمزہ نے کہا کہ اس وقت ہر قسم کی جدوجہد کا مقصد ملک میں حالات کو معمول پر لانے کے لئے ہونا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تشدد اور خون بہانے کے بغیر بھی ہم ہم دوسرے ذرائع سے اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ملک میں تشدد اور خانہ جنگی کی تبلیغ جاری رکھی گئی تو پھر عوام ان لوگوں سے بھی نپٹنے لگیں جنہوں نے سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کے نعرے بلند کر کے دولت جمع کی ہے یہ لوگ سوشلزم کا نقاب پہن کر دولت جمع کر رہے ہیں۔

پاکستان نے فرانس کو چار گول سے ہرا دیا

لاہور ۱۱ مارچ۔ بین الاقوامی ہاکی ٹورنامنٹ کے تیسرے روز پاکستان کی جونیئر ٹیم نے فرانس کو چار گول سے ہرا دیا۔ فرانس کی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی دوسرا میچ ملائشیا اور سپین کے درمیان ہوا جس میں ملائشیا دو گول سے جیت گیا سپین نے ایک گول کیا۔ مغربی جرمنی اور بلجیم کی ٹیموں کے درمیان میچ برابر رہا دونوں ٹیموں نے ایک ایک گول کیا۔

مارشل گریشکو راولپنڈی پہنچ گئے۔

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ روس کے وزیر دفاع مارشل گریشکو کل تیسرے پہر راولپنڈی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر پاکستان کے وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ایک فوجی دستہ نے مارشل گریشکو کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ ریڈیو پاکستان نے بتایا ہے کہ راولپنڈی میں اپنے قیام کے دوران مارشل گریشکو صدر ایوب سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد وہ مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔ توقع ہے کہ وہ ۱۴ مارچ کو دو روزہ دورے پر لاہور پہنچیں گے۔ لاہور میں وہ گورنر ہاؤس میں قیام کریں گے لاہور پہنچنے کے بعد وہ صوبائی گورنر مسٹر محمد موسیٰ سے ملاقات کریں گے۔ اور ان کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں گے۔ ۱۵ مارچ کو وہ پولو میچ دیکھیں گے اور تاریخی مقامات کی سیر کریں گے۔

ون یونٹ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے نیا فارمولا

پشاور ۱۱ مارچ۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ ان کی جماعت ون یونٹ کے بارے میں غور و خوض کے بعد کوئی فارمولا تیار کرے گی تاکہ کوئی ایسا منصفانہ حل تلاش کیا جا سکے جو تمام چھوٹے صوبوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ انہوں نے کل یہاں پہنچنے کے بعد جناح پارک میں ایک عظیم اجتماع میں ون یونٹ توڑ دو کے نعرے بلند کرنے والے گروہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وہ اس اصول کے حامی ہیں کہ ہر ایک کے ساتھ انصاف ہو۔

گول میز کانفرنس کے نتائج کا انتظار کرنا چاہیئے

کراچی ۱۱ مارچ۔ ممتاز سیاست دان اور سابق مرکزی وزیر مسٹر ایم اے ایچ اصفہانی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جب سیاسی رہنما اقتدار کی منتقلی کے لئے آئینی ذرائع تلاش کر رہے ہیں بڑے صبر و تحمل سے کام لیں۔ اور راولپنڈی گول میز کانفرنس کے نتائج کا انتظار کریں۔

ایر فورس کی ایکوپمنٹ برانچ میں کمیشن!

قابلیت:۔ ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن۔ پبلک ایڈمنسٹریشن یا تجارت۔ کوالیفائڈ اینڈ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس یا چارٹرڈ سیکرٹریز۔ یا ایم اے شماریات ایم اے اکنامکس یا ایم اے ریاضی یا بی ایس سی ریاضی یا بی کام۔

عمر۔ ۱۸ تا ۳۰ سال کو۔

پاکستانی ہونا ضروری ہے۔ ایر مین جس کی دو سال سروس ہو۔ اور عمر اور تعلیمی قابلیت مندرجہ بالا کے مطابق ہو۔ درخواست دے سکتے ہیں۔

انٹرویو ہر سوموار کو مندرجہ ذیل مقامات پر ۸ بجے۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۷/۴/۶۹

مغربی پاکستان۔ مقام انٹرویو۔ کراچی لنگل روڈ۔ لاہور ۱۸ ایبٹ روڈ۔ پشاور سرہ مال روڈ راولپنڈی ۳ مال روڈ، کوئٹہ کوئنز روڈ۔

مشرقی پاکستان: مقام انٹرویو: ایچ کیو پی اے ایف مشرقی پاکستان۔ ڈھاکہ، اور چٹاگانگ ۲۲۳ مہدی باغ روڈ (پٹے ۶۹/۳/۴)

(۲)

پاکستان ایر فورس میں مستقل کمیشن!

انجینئرنگ برانچ۔ قابلیت بی ایس سی انجینئرنگ۔ الیکٹریکل یا مکینیکل سگنل برانچ بی ایس سی فزکس اینڈ ریاضی یا فزکس و کیمسٹری ایم ایس سی اور بی ایس سی انجینئرنگ گریجویٹ انٹرویو کی آخری تاریخ ۷/۴/۶۹ امیدوار میٹرک کی سند اور دیگر تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں

مقام و تاریخ انٹرویو:۔

۲۰-۳-۶۹	آرمی ریکروٹنگ آفس سیالکوٹ
۲۶-۳-۶۹	آرمی ریکروٹنگ آفس ملتان
۳-۴-۶۹	پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس ساہیوال
۴-۴-۶۹	ریلوے ریسٹ ہاؤس پاک پٹن
۹-۴-۶۹	کینال ریسٹ ہاؤس بہاول نگر

لاہور ۱۸۔ ایبٹ روڈ کے انتخابی سنٹر میں ہر سوموار ۸ اور ۹ کے درمیان (پٹے ۶۹/۳/۴)

صرف دس روپے میں بواسیر غائب تفصیلی پمفلٹ مفت منگوائیں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

خدائی وعدوں پر کامل یقین رکھنے والے خدا تعالیٰ کے کنارِ عاطفت میں ہوتے ہیں

ان پر مصائب کی کتنی آندھیاں چلیں انکے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اسلام نے غلامی کو قائم کیا ہے۔ درحقیقت اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے غلامی کو دنیا سے مٹایا، لیکن اگر بفرض محال تسلیم بھی کر لو کہ اسلام نے غلامی کو جائز قرار دیا ہے تو بتاؤ کہ کیا آج کل کا انٹرنیشنل قانون جنگی قیدیوں کے ساتھ اس سے زیادہ حسن سلوک سکھاتا ہے آج کل تو ان کی پہلی بیویوں کو بھی ان کے پاس نہیں آنے دیتے کجا یہ کہ خود ان کی شادی کا انتظام کریں مگر اسلام کہتا ہے کہ جو کچھ خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو کچھ خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ اور پھر ان میں سے جو شادی کے قابل ہوں ان کی شادی کر دو۔ تاکہ انہیں بھی سکون قلب حاصل ہو۔ اور قوم میں بھی فواحش کا دروازہ بند ہے

اس آیت میں اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ محض غربت کے ڈر کی وجہ سے ان کی شادی کرنے میں نہ ہچکچاؤ کیونکہ فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ ان کے حالات بدل دے اور انہیں کشائش رزق سے حصہ دے دے۔

یہ آیت گو جنگی قیدیوں کے احکام کے ضمن میں بیان کی گئی ہے مگر اصول رنگ میں اپنے اندر یہ بڑی بھاری ہدایت رکھتی ہے کہ شادی بیاہ کے معاملات میں روپیہ اور مال و دولت کی بجائے نیکی اور تقویٰ پر اپنے تعلقات کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔ اور ہمیشہ ایسے لڑکوں اور لڑکیوں کی تلاش کرنی چاہیئے جو اپنے اندر نیکی اور تقویٰ اور شرافت رکھتے ہوں۔ صرف مال اور جائداد پر نظر نہیں رکھنی چاہیئے۔

اس آیت پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ کئی لوگ شادیاں کرتے ہیں مگر ساری عمر انہیں کوئی دولت حاصل نہیں ہوتی۔ اور غربت میں ہی ان کی زندگی کٹ جاتی ہے پھر یہ خدائی وعدہ کیسا ہوا جس کے خلاف ہمیں دنیا میں کئی شواہد نظر آتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہاں غناء سے مراد صرف مال کی کثرت ہی نہیں۔ بلکہ اس سے دل کا آرام اور چین بھی مراد ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اگر نیک اور ہمدرد بیوی میسر آجائے تو انسان کو ایسا اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے کہ خواہ اسے فاقہ کرنا پڑے پھر بھی وہ آرام اور راحت سے کلیتہً بے گانہ نہیں ہوتا وہ تکلیف کی گھڑیوں میں بھی ایک راحت کا سامان پاتا ہے۔ جس سے اس کی اپنی ذہنی کوفت اور پریشانی کے دور ہونے میں بڑی بھاری مدد ملتی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتے ہیں اور اس کے وعدوں پر انہیں ایسا یقین ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو تو تسلیم کر سکتے ہیں کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل آئے مگر وہ اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک بات کہے اور وہ پوری نہ ہو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کنارِ عاطفت میں ہوتے ہیں۔ اور خواہ ان پر مصائب کی کتنی آندھیاں چلیں ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی اور وہ آگ میں پڑ کر بھی سلامتی کے ساتھ باہر نکل آتے ہیں اور نہ صرف روحانی نعماء سے متمتع ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دنیوی نعماء بھی ان کے قدموں میں ڈال دیتا ہے اور ان کی غربت اور افلاس اور تنگدستی کو دور کر دیتا ہے۔" (تفسیر کبیر سورہ نور صفحہ ۳۱۰ تا ۳۱۱)

امراء کرام فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ سب احمدی کم از کم ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والے ہوں۔ اس ارشاد میں سب مرد اور عورتیں جوان بوڑھے اور بچے شامل ہیں۔ حضور نے اپنے خطبات میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وقف عارضی کی سکیم بھی جاری فرمائی ہے امراء کرام اور مربیان سلسلہ کی ذمہ داری بھی قرار دی ہے۔

حضور نے اس کے لئے تین سال کا عرصہ مقرر فرمایا تھا۔ جو اب پورا ہو رہا ہے۔ اس لئے جملہ امراء کرام سے درخواست ہے کہ براہ کرم فوری طور پر رپورٹ فرمائیں:-

۱- ان کے علاقہ میں کتنی جماعتیں ہیں اور مجموعی طور پر افراد کی تعداد کتنی ہے۔

۲- کیا سب احباب پیر و جوان اور بچے ناظرہ قرآن مجید پڑھ سکتے۔

۳- اگر ابھی تک خدانخواستہ کوئی دوست ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تو ان کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے۔؟

امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ اس بارے میں رپورٹ ۲۰ امان (مارچ) تک ضرور ارسال فرمائیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی مدنظر رہے کہ تعلیم قرآن پاک کی تحریک میں ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے ترجمہ اور ترجمہ جاننے والوں کے لئے تفسیر پڑھنے کا بھی حصہ ہے۔ اس بارے میں بھی صراحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم علیم الدین صاحب آواز ریڈیو سروس عیدگاہ روڈ سرگودھا کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کے تین آپریشن ہو چکے ہیں اور ابھی دو آپریشن ہونے باقی ہیں ان کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد مکمل شفا عطا فرمائے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے لازمی چندہ جات

شوریٰ مجلس انصار اللہ کے مشورہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اراکین پر جو چندہ جات لازمی قرار دیئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ چندہ مجلس بشرح ½ پیسہ فی روپیہ آمد پر

دوم۔ چندہ اشاعت لٹریچر۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن

سوم۔ چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ سالانہ فی رکن۔

یہ تینوں چندہ جات لازمی ہیں اس لئے عہدہ داران انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ ہر رکن سے اس کے مطابق لازمی طور پر چندہ وصول کریں۔ اور ہر ماہ مرکز میں بھجواتے ہیں۔ جزاکم اللہ خیرًا

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں پہنچنے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے جن مجالس نے ابھی تک ماہ تبلیغ (فروری) کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوائی ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ تبلیغ جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

مورخہ ۱۳ مارچ کی دوپہر کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی جو تقریر ہونی تھی وہ بعض وجوہ کی بنا پر سردست ملتوی کر دی گئی ہے۔

(سیکرٹری پبلسٹی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴